Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور (پاکستان)

یوم چہار شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ‘‘
سہ ماہی ۶ ‘‘
ماہوار ۲½ ‘‘
فی پرچہ ۱ آنہ

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | یکم تبلیغ ۱۳۲۹ ہش | یکم فروری ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ ماہ صلح :۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج گھٹنے میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں :۔

(۲) ربوہ ۲۹ ماہ صلح : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

لندن سے تین مبلغین اسلام کی پاکستان روانگی

احمدیت کے یہ مجاہد ۲۳ فروری کو کراچی پہنچ رہے ہیں (انشاء اللہ تعالیٰ)

لندن ۳۱ جنوری :۔ مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لندن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم مولوی محمد اسحق صاحب ساقی مولوی غلام رسول صاحب اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر بلاد یورپ میں چار سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد پاکستان روانہ ہو گئے ہیں۔ کل جماعت احمدیہ لندن کی طرف سے احمدیت کے ان مجاہدین کے اعزاز میں الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے یہ مجاہدین ۲۳ فروری کو کراچی پہنچیں گے۔ احباب بخیر و عافیت پہنچنے کے متعلق دعا فرمائیں :۔

وہ دن قریب ہیں کہ جب یورپ میں عیسائیت کی جگہ اسلام ہی اسلام نظر آئیگا

کیا ’’گروس منسٹر‘‘ (عیسائی گرجا) کے مینار پر ہلال چمکے گا

احمدی مجاہدین سوئٹزرلینڈ کی عیسائی دنیا کی نظر میں

زیورک ۳۱ جنوری :۔ سوئٹزرلینڈ کے مشہور ہفتہ وار اخبار Zurcher Woche نے اپنی حالیہ اشاعت میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ سوئٹزرلینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ اٹلی۔ سپین اور برطانیہ وغیرہ ممالک میں جوشیلے اور تربیت یافتہ احمدی نوجوان کمال انہماک سے اسلام کا پیغام مغربی اقوام تک پہنچا رہے ہیں۔ وہ اس یقین سے لبریز ہیں کہ عنقریب یورپ کے لوگ اسلام کی طرف دیوانہ وار آگریں گے۔ اور یورپ میں عیسائیت کی بجائے ہر جگہ اسلام ہی اسلام نظر آئے گا۔ اخبار مذکور نے ان خیالات کا اظہار ’’کیا گروس منسٹر کے مینار پر ہلال چمکے گا‘‘ کے زیر عنوان کیا ہے یاد رہے ’’گروس منسٹر‘‘ زیورک کے ایک بہت بڑے عیسائی گرجا کا نام ہے۔

ذیل میں اخبار مذکور کی ۲۳ دسمبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت سے اس مضمون کے ایک حصہ کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔

’’اصل مضمون بیان کرنے سے قبل چند بنیادی مشاہدات! ہماری حکومت کے دستور اساسی نے مذہب و آزادیٔ ضمیر کے اصول کو تسلیم کیا ہوا ہے۔ قوم اس مذہبی آزادی کی بہت قدر کرتی ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں ہر شخص اپنے طریق پر روحانی ’’سعادت‘‘ حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اور اسے کوئی روک نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب کی نسبت زیادہ اہم وہ روح ہے۔ جس کے ساتھ کوئی شخص اپنے دین پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ ایک وفادار مخلص مسلمان ایک خراب عیسائی سے بہتر ہے۔ راقم کو ذاتی تجربہ ہے۔ کہ کس طرح شمالی افریقہ میں لوگ اسلام پر عمل پیرا ہیں۔ میں نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ڈاکٹر محمود حسین کی شاہ فاروق سے ملاقات

قاہرہ ۳۱ جنوری :۔ پاکستان کے نائب وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود حسین آج شاہ فاروق اور مصر کے وزیر خارجہ سے ملے۔ نیز آپ نے شیخ الازہر سے بھی بات چیت کی۔ ڈاکٹر محمود حسین آج کل کیپ ٹاؤن جاتے ہوئے قاہرہ میں مقیم ہیں۔ وہاں آپ تین ملکوں کی کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے شرکت کریں گے۔

ڈاکٹر سوئیکارنو کی کراچی سے روانگی

کراچی ۳۱ جنوری : جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر عبد الرحیم سوئیکارنو اور ان کی بیگم خیر سگالی کا دورہ ختم کرنے کے بعد آج صبح کراچی سے واپس روانہ ہو گئے۔ انڈونیشیا جاتے وقت تیسرے پہر آپ کلکتہ سے گزرے۔ ڈرگ روڈ کے ہوائی اڈے پر صبح بہت سے احباب کے علاوہ گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے آپ کو رخصت کیا

مصحفی کی غزل گوئی پر ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی کا تحقیقی مقالہ

تعلیم الاسلام کالج کی مجلس توسیع اردو کا اجلاس!

لاہور ۳۰ جنوری۔ آج ساڑھے ۶ بجے شب تعلیم الاسلام کالج ہال میں مجلس توسیع اردو کے زیر اہتمام جناب ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی سینئر لیکچرار اردو پنجاب یونیورسٹی نے مصحفی کی غزل گوئی کے موضوع پر ایک فاضلانہ تحقیقی مقالہ پڑھا۔ صدارت کے فرائض جناب ڈاکٹر سید محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے ڈی لٹ صدر شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی نے سرانجام دیئے۔ مقالہ میں مختصر طور پر نظم اردو کے ابتدائی مراحل کا ذکر کرنے کے علاوہ اس تمدنی۔ اقتصادی۔ سیاسی اور اخلاقی ماحول کو بھی پیش کیا گیا تھا جس نے اردو شاعری پر گہرا اثر ڈالا۔ اردو کا دکنی کے ساتھ تعلق اور اس کی وجوہ۔ دکنی، دہلوی اور لکھنوی شاعری کی خصوصیات مثنوی۔ مرثیہ اور غزل کے مختلف ادوار غرض نظم اردو کی تاریخ کے ہر پہلو پر ایسے انداز سے روشنی ڈالی۔ اور پھر اس روشنی میں مصحفی کی شاعری اور ان کے زمانہ کے ماحول کا تجزیہ کیا۔ جس سے اس باکمال شاعر کی وہ خصوصیات واضح ہو گئیں جو عام طور پر نظروں سے اوجھل رہتی ہیں۔ غرض فاضل مقالہ نگار نے بڑی تحقیق اور جستجو سے موضوع کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی۔

صدر محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں مقالہ کی جامعیت کی تعریف کرتے

(باقی صفحہ ۸)

ایران میں سیلاب زدگان کیلئے پاکستان کی امداد

کراچی ۳۱ جنوری :۔ ایران میں سیلاب اور برف باری کی وجہ سے جو ایرانی عوام کو نقصان پہنچا ہے حکومت پاکستان نے انہیں طبی امداد بہم پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے چنانچہ ایک پاکستانی ہوائی جہاز طبی وفد کے ارکان اور ادویات لے کر جمعرات کے روز ایران پہنچ جائے گا۔ وہاں پہنچنے کے بعد یہ وفد اس امر کے متعلق رپورٹ کرے گا کہ اور کس قسم کی فوری امداد کی ضرورت ہے۔ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے ایران کے وزیر اعظم کے نام ایک پیغام بھی بھیجا ہے۔ جس میں ہر قسم کی امداد کی پیشکش کی گئی ہے۔ وقت کی تنگی کے باعث طبی وفد ہوائی جہاز کا عملہ پاسپورٹ حاصل کئے بغیر روانہ ہو رہے ہیں۔ تاکہ بروقت امداد پہنچانے میں کامیاب ہو سکیں۔

سیٹھ خیر الدین صاحب کے لئے دعا کی تحریک

گذشتہ ایام میں سیٹھ خیر الدین صاحب لکھنوی جو جماعت کے ایک مخلص بزرگ ہیں۔ ایک فرقہ وارانہ فساد کے نتیجہ میں لکھنؤ میں زخمی ہو گئے تھے اس کے بعد انہیں خدا کے فضل سے بڑی حد تک تخفیف ہو گئی۔ لیکن تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی تکلیف پھر بڑھ گئی ہے۔ اور عمر کی چوٹ کی وجہ سے بیماری میں پیچیدگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ دوست انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں :۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

چنیوٹ میں الفضل کا تازہ پرچہ

بذریعہ رشید نیوز ایجنسی تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ احباب کرام ان سے تعاون فرما کر اشاعت کو وسیع فرمائیں :۔

(مینیجر)

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ

نوجوانان جماعت! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

تحریک جدید کے دفتر دوم کی مضبوطی کا کام اس سال میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ بعض مجالس کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر جگہ کے خدام سرگرم کوشش کر کے دفتر دوم کے وعدوں کو اس سال پانچ لاکھ تک لے جائیں۔ اس کے لئے ۵ر فروری ۱۹۵۰ء کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ اس دن ہر شہر اور گاؤں میں جلسے کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے۔ اور اس کے بعد خدام گھر بہ گھر پھر کر نئے سال کے وعدے لیں۔ اور یہ تسلی کریں کہ ان کے شہر میں کوئی نوجوان باقی نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل نہ ہو۔

چندہ کی شرح میں بھی کچھ رعایت کر دیتا ہوں۔ آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ ماہوار آمد کے ۲۰ فیصدی کے برابر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پانچ روپے سے کم کوئی وعدہ نہ ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور اس مہم میں آپ کو کامیاب کرے۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۲۸ر جنوری ۱۹۵۰ء

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے چھوٹے بھائی عنایت اللہ خاں ایئر فورس کے فائینل انٹرویو کے لئے گئے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ - اسد اللہ پریڈ کوئٹہ

(۲) میرے بھائی کو گردے کی بیماری ہو گئی ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ راقم نذیر بیگم احمدی، لک روڈ کوئٹہ

(۳) خاکسار کی چھوٹی بہن بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ - بشیر احمد پاکستان نیوی کراچی

روزنامہ الفضل لاہور

یکم فروری ۱۹۵۰ء

یہ عاقبت نااندیش روزنامہ

کل ریڈیو پاکستان نے یہ خبر نشر کی تھی۔ کہ حکومت پاکستان نے حکومت ہند سے ہندوستانی مسلمانوں سے اس کی انتہائی بدسلوکی کے خلاف پرُزور احتجاج کیا ہے۔ یہ خبریں شروع سے آ رہی ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی کی جا رہی ہے۔ اور پاکستانی حکومت کا جو ایک اسلامی حکومت ہے فرض ہے کہ وہ ہر حکومت سے مطالبہ کرے۔ کہ جو مسلمان ایسی حکومت کے زیر سایہ رہتے ہوں ان کے ساتھ بدسلوکی نہ کی جائے۔ جس طرح خود ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں اپنا فرض سمجھتی ہیں کہ وہ جنوبی افریقہ سے اس برصغیر کے باشندوں کے متعلق بدسلوکی کا تدارک چاہیں۔ اسی طرح ایسا احتجاج ہر حکومت کا حق ہے۔ اور اس کی بنیاد وسیع ترین اصول ہمدردی بنی نوع انسان پر ہے۔ کسی گروہ پر محض مذہبی یا اور کسی خیال سے کوئی حکومت ظلم کرنے کی مجاز نہیں۔ مسٹر گاندھی اور قائداعظم نے جب یہ کہا تھا۔ کہ پاکستان میں رہنے والے ہندو پاکستان کے اور ہندوستان میں رہنے والے مسلمان ہندوستان کے وفادار رہیں۔ تو ان کے اس اصول کا یہی مطلب تھا۔ کہ دونوں حکومتیں اپنی اپنی اقلیتوں کے ساتھ بدسلوکی نہ کریں۔

یہ بات ایسی واضح ہے کہ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اور ہر حکومت کے ذمہ دار ارکان اس اصول کی مصلحت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ بعض نہائت غیر ذمہ دار اخبارات ہندوستان میں بھی اور پاکستان میں بھی پاکستان میں خاصکر روزنامہ "زمیندار" ہر وقت ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ جس سے اس بناء پر دونوں حکومتوں کو غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ اور اس کا خمیازہ بے گناہوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل سنیئے۔

چند دن ہوئے پاک اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ کسی مجلس کیطرف سے درخواست کی گئی ہے کہ قادیان میں رہنے والے احمدیوں اور ننکانہ میں رہنے والے سکھوں کے بال بچوں کو بھی اپنے عزیزوں کے ساتھ رہنے کی اجازت ہونی چاہیئے اب دیکھئے یہ درخواست ایک نہائت شریفانہ جذبہ کی حامل تھی۔ لیکن کج طبع فتنہ پرداز روزنامہ "زمیندار" نے اس پر اس قسم کی سرخی جمائی۔ کہ قادیانی پاکستان میں سکھوں کا کھونٹا گاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسمبلی میں درخواست کسی احمدی کی طرف سے نہیں دی گئی تھی۔ مگر سوال یہ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسی بے آزار ہمدردی انسانی پر مبنی درخواست پر ایک پاکستان کی وفادار جماعت کے خلاف۔ اشتعال انگیزی کرنے کے لیئے ایسا خطرناک عنوان جمانا جائز ہے؟ آپ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کے سوال کو بھی نظرانداز کر دیجئے۔ اور سوچئے کہ اس عنوان سے ہندوستان کے غریب مسلمانوں کو کتنا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ہندوستان میں اس وقت چار کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ کیا ہندوستانی حکومت "زمیندار" کے اس خطرناک عنوان کو بہانہ نہیں بنا سکتی۔ اور کیا وہ یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ جب پاکستان میں یہ خیال ہے کہ چند سکھوں کے بال بچوں کا ننکانہ میں اپنے عزیزوں کے ساتھ رہنا جو پہلے ہی وہاں موجود ہیں پاکستان میں سکھوں کا کھونٹا گاڑنے کے مترادف ہے۔ تو چار کروڑ مسلمانوں کا ہندوستان میں رہنا کس بات کے مترادف ہے؟

ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلانے کی تحریک اس بات سے آج ہوئی ہے۔ کہ زمیندار کے پرچہ مورخہ یکم فروری ۱۹۵۰ء میں آج پھر اس خطرناک عنوان کو نہائت موٹے حروف میں جمایا گیا ہے۔ زمیندار کے اس پرچہ کے صفحہ ۴ پر درمیانی دو کالموں کے اوپر موٹے حروف میں دوہرے عنوان کے ساتھ یہ خبر اس طرح شائع کی گئی ہے۔

"پاکستان میں سکھوں کا کھونٹا گڑوانے کی کوشش"

"قادیان کے مرزائیوں کو اپنے بیوی بچے منگوانے کی اجازت مل گئی"

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ مشرقی پنجاب کی حکومت نے ان مرزائیوں کو جو قادیان میں مقیم ہیں۔ اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ اپنی بیوی بچوں کو پاکستان سے قادیان منگوا لیں یہ بات بھی مان لی گئی ہے کہ یہ لوگ ہندوستانی رعایا کی حیثیت سے قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لیں۔ کمشنر جالندھر ڈویژن نے کہا ہے کہ اس کے بدلے میں ان سکھ سیوا داروں کو جو پاکستان میں سکھ گوردواروں کے اندر موجود ہیں اسی پیمانہ پر مراعات دی جائیں"۔ (زمیندار یکم فروری ۱۹۵۰ء)

اب کوئی شریف انسان جس کے دل میں ذرا بھی انسانیت باقی ہے۔ اور جس کے دماغ میں ذرا سی بھی عقل ہے۔ اس خبر سے خوش ہوگا۔ اور ان قربانی کرنے والے انسانوں کے ساتھ ہمدردی خوشی منائے گا۔ جو محض اپنے مذہب کی خاطر گھربار چھوڑ کر نہائت بری حالت میں دو تین سالوں سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خواہ وہ لوگ کوئی بھی ہوں کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن زمیندار اخبار کج طبع غیر انسانی ایڈیٹر اس خبر پر وہ عنوان جماتا ہے۔ جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے:

اس عنوان سے شریف طبع انسانوں کی عموماً اور احمدیوں کی خصوصاً جو دلآزاری ہوتی ہے اس کو نظرانداز کر دیجئے۔ اور یہ سمجھ لیجئے کہ جس برتن میں جو کچھ ہوتا ہے وہی اس سے ٹپکتا ہے۔ لیکن ہم جس بات کی طرف مسلمانان پاکستان اور حکومت پاکستان کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ آیا یہ عنوان ہندو پاکستان کی تعلقات میں جو پہلے ہی کشیدہ ہیں اور بھی پیچیدگیاں پیدا کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور ہند حکومت اگر چاہے تو اس عنوان کی آڑ میں کہ جب پاکستانی سکھ سیواداروں کے بال بچوں کو بھی پاکستان میں رہنے دینا گوارا نہیں کر سکتے۔ اور ان کے وہاں جانے سے یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ گویا سکھوں کا کھونٹا پاکستان میں گاڑا جا رہا ہے۔ تو چار کروڑ مسلمانوں کا کھونٹا ہندوستان سے اکھاڑنے کی کوشش کر سکتی ہے یا نہیں؟

اور پھر مسلمانان پاکستان کے لیئے یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ کیا روزنامہ زمیندار اس خبر کو ایسے عنوان سے شائع کر کے یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہ ہر جائز و ناجائز طریق سے پاکستان کی ایک وفادار جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ مذہبی منافرت پھیلانے کے لیئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہتا اور پاکستان میں فتنہ و فساد کا باب کھولنا چاہتا ہے۔ اور بعض عاقبت نااندیش لوگوں کو اکسانا چاہتا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے افراد پر حملے کریں۔ اور جس طرح اس اخبار کی اشتعال انگیزی سیالکوٹ کے جلسہ پر احراریوں نے اینٹیں مار کر فساد کیا ہے اور دو سال ہوئے کوئٹہ میں پاکستان کے ایک قابل سپوت ڈاکٹر محمود کو قتل کر ڈالا تھا۔ اسی طرح اب بھی کریں۔

اس بات کو آپ معمولی سی بات خیال نہ کریں بے شک پاکستان میں ایسے آدمیوں کی اکثریت ہے۔ جو زمیندار۔ آزاد۔ کوثر۔ مغربی پاکستان ایسے عاقبت نااندیش جریدوں کی اشتعال انگیزانہ تحریکوں سے متاثر نہیں ہوتے۔ لیکن ان شریف الطبع لوگوں کو اور حکومت کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہر ملک میں ایسے عناصر بھی موجود ہوتے ہیں۔ جو ایسی اشتعال انگیز باتوں سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور ہمیشہ نہائت خطرناک نتائج پیدا ہونے کا باعث بنتے ہیں۔

ہمیں مثالیں دینے کی ضرورت نہیں خود شریف طبع لوگ دیکھ چکے ہیں کہ سیالکوٹ کے جلسہ احمدیہ پر جو اینٹیں مار کر بے گناہوں کو زخمی کیا گیا۔ اس کے پیچھے انہی اخباروں کی اشتعال انگیزیاں کام کر رہی تھیں۔ اور اگر اب بھی ان کا مونہہ بر وقت بند نہ کیا گیا۔ تو ملک میں ایسے واقعات اتنے وسیع ہو جائیں گے۔ کہ ملک میں انارکی کی حالت پیدا ہو جائے گی۔

حیرانی ہے کہ باوجودیکہ حکومت زمیندار اور دیگر ایسے اخبارات کو تنبیہہ کرتی رہی ہے۔ پھر بھی یہ اخبار اپنی مذبوحی حرکات سے باز نہیں آتا۔ اور آئے دن کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتا رہتا ہے۔ کیا ہم ذمہ وار حکام سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اختر علی صاحب کو جو معافیاں ملتی رہی ہیں۔ کیا ان میں یہ شرط نہیں ہوتی تھی۔ کہ وہ پھر اشتعال انگیزی نہیں کرے گا۔ اگر یہ شرط ہوتی تھی تو پھر یہ کیا ہو رہا ہے کیوں اس کا مونہہ بند نہیں کیا جاتا؟

جماعت احمدیہ اپنے مذہبی اعتقادات کی تنقید سے خائف نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اخبار "زمیندار" اس میں سخت شکست کھا چکا ہوا ہے۔ اور اب وہ اوچھے ہتھیاروں پر اتر آیا ہے۔ اور دہشت انگیزی سے کام نکالنا چاہتا ہے۔ اس کو وہ جائز مذہبی تنقید نہیں کہہ سکتا۔ افترائیں جو وہ گھڑتا رہتا ہے اور سرتاپا غلط ہوتی ہیں کیا مذہبی تنقید کہلاتی ہیں؟ مثلاً حیدرآباد کا کمانڈر العدروس مرزائی تھا۔ سیالکوٹ کا ڈپٹی کمشنر آجکل احمدی ہے۔ ظفراللہ خاں نے گورداسپور کھویا۔ سکھوں کا کھونٹا پاکستان میں گاڑنے کی ناپاک کوشش وغیرہ وغیرہ۔ پھر مذہبی باتوں کو بھی محض اشتعال انگیزی کے انداز سے شائع کیا جاتا ہے۔ جن سے تحقیقات مدنظر نہیں ہوتی بلکہ عوام کے جذبات کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنا مقصود ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ حکومت زمیندار کو یہ خطرناک کھیل کھیلنے کی کب تک اجازت دیگی۔ اور کب تک اختر علی خان کو معاف کرتی چلی جائیگی۔ نہ جانے ایسے خطرناک دشمنان شرافت اور مونہہ پھٹ اخباروں کے دماغ میں حکومت کب اپنا کھونٹا گاڑیگی۔ تاکہ ملک ان کی فتنہ پردازیوں سے بچ جائے۔ یہ سوقیانہ انداز نہ صرف اندرونی خطرہ ہے اور ملک کی فضا خراب کرتا ہے۔ بلکہ پاکستان کے دوسرے ملکوں سے تعلقات پر

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

نائیجیریا میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ

مقامی زبان میں مختلف اسلامی کتب کا ترجمہ۔ لیکچر۔ ملاقاتیں۔ درس قرآن کریم

(رپورٹ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

(از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم بی۔اے)

اس وقت نائیجیریا میں تین پاکستانی مبلغ ہیں۔ اور تین لوکل۔ جس طرح پاکستانی مبلغین واقفین زندگی ہیں۔ اسی طرح خدا کے فضل سے لوکل مبلغین نے بھی آج سے تقریباً دو اڑھائی سال قبل سے زندگی وقف کر رکھی ہے۔ ان میں سے ایک صاحب جو پنشن یافتہ ہیں۔ وہ تو بغیر الاؤنس لئے کام کر رہے ہیں۔ اگرچہ وہ لیگوس کے رہنے والے ہیں۔ لیکن تبلیغی ضروریات کے ماتحت اس وقت ان کو لیگوس سے ساڑھے چار سو میل کے فاصلہ پر بھیجا ہوا ہے۔ اور وہاں وہ خدا کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ میں دن رات منہمک ہیں۔ تبلیغ کے علاوہ وہاں یہ کوشش بھی جاری ہے۔ کہ مجوزہ سکول اور مشن ہاؤس کے لئے زمین کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں وہ مقامی حاکم سے کئی دفعہ ملاقات کر چکے ہیں۔ عنقریب ہی اچھے نتائج کی امید کی جاتی ہے۔

باقی دو لوکل مبلغ بھی خدا کے فضل سے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان تمام کو بہتر اجر عطا کرے اور ان کے ذریعہ احمدیت کو جلد از جلد ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ پاکستانی مبلغین میں سے برادرم جناب محمد افضل صاحب قریشی شمالی نائیجیریا میں تبلیغ کے ذمہ وار ہیں۔ چنانچہ آپ نے عرصہ زیر رپورٹ (ماہ اکتوبر) میں ایک ہفتہ زاریہ میں گذارا۔ باقی تین ہفتے کانو (Kano) میں۔ زاریہ اور کانو میں تبلیغ کے علاوہ آپ مضافات میں بھی تشریف لے جاتے رہے۔ اور تقریباً تین سو احباب کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ آپ کو بعض سکولوں میں جا کر اساتذہ اور طلباء سے بھی گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ اس کے علاوہ آپ بعض احباب کے گھروں پر بھی گئے۔

تبلیغ کے بہتر نتائج پیدا کرنے کے سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ تبلیغ کرنے والا تبلیغ کئے جانے والے شخص سے ذاتی تعلق بھی پیدا کرے۔ تا تبلیغ کئے جانے والے شخص کے دل میں یہ احساس پیدا ہو سکے۔ کہ اس سے فی الحقیقت ہمدردی کی جا رہی ہے۔ اور اسی ذاتی تعلق سے احمدیت کی بعض ایسی عملی خصوصیات کا اظہار بھی ہو جاتا ہے۔ جو زبانی طور پر بیان کرنے سے رہ جاتی ہیں۔ اور اس سے بھی تبلیغ کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ برادرم قریشی صاحب اس سلسلہ میں بہت مفید مبلغ ہیں۔ اور ان کے ذاتی تعلقات قائم کر لینے کی صفت کے نتیجے میں بعض اچھے اچھے مخلص دوست سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی کوششوں میں اور زیادہ برکت ڈالے۔

جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں آپ صبح و شام قرآن کریم اور حدیث صحیح بخاری کا درس دیتے رہے۔ اور حسب ضرورت ضروری مسائل پر گفتگو کرتے رہے۔ اپنے ایک شاگرد معلم ابراہیم داؤد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی کتاب پڑھاتے رہے۔ زاریہ میں حال ہی میں جاری کئے گئے احمدیہ عربک سکول کی نگرانی کرتے رہے۔ خطبات جمعہ اور دیگر ضمنی تقاریر کے علاوہ کانو میں ایک ایلیمنٹری (Elementary) سکول میں دو تقاریر کیں۔ سلسلہ کی کتب فروخت کیں مختلف ٹریکٹ مفت تقسیم کئے۔ اور بعض لائبریریوں کو تحفۃً کتابیں دیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تبلیغی خطوط لکھنے کا بھی موقعہ ملا۔

برادرم سید احمد شاہ صاحب مغربی نائیجیریا کی جماعتوں میں تبلیغ کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ اپنی ماہوار رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ بازاروں۔ محلوں۔ سکولوں ہسپتال۔ کالج اور دفاتر کا چکر لگا کر تین سو احباب تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ اور مختلف احباب کے سوالات کے جواب دیئے۔ عرصہ زیر رپورٹ ہی میں آپ Offa سے Omu تشریف لے گئے۔ وہاں سے میں متعدد مقامات پر ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور زبانی گفتگو بھی کی۔ Omu سے آپ Share گئے۔ اور وہاں بھی چند دن رہ کر تبلیغ کی۔ Offa سے Share کا فاصلہ ۱۳۲ میل ہے۔ Omu کے قیام کے دوران میں دو تبلیغی لیکچر دیئے۔ ایک لیکچر سکول میں اور دوسرا کھلے میدان میں۔ پہلے لیکچر کا موضوع "حقیقی اسلام" تھا۔ اور دوسرے لیکچر کا موضوع "مسلمانوں کی پستی اور اس کا علاج" دونوں لیکچروں میں حاضرین کی تعداد تقریباً ۵۰۰ تھی لیکچروں کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔

آپ نے اس عرصہ میں جو خاص ملاقاتیں کیں۔ ان میں سے تین قابل ذکر ہیں۔ ایک تو Omu کے ڈسٹرکٹ آفیسر سے دوسرے حاکم رودو سے اور تیسرے ایک عیسائی پادری سے۔ ان تینوں اصحاب کو اپنا تعارف کرانے کے بعد آپ نے نائیجیریا آنے کی غرض و غایت بتائی۔

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں قرآن کریم حدیث فتاویٰ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا درس دیتے رہے۔ بعض احباب کے گھروں پر جا کر ان کو اور ان کے اہل و عیال کو تربیتی نصائح کیں۔

یسرنا القرآن۔ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے اقتباسات سنائے گئے۔

خاکسار نے اس عرصہ میں تعلیمی و تربیتی پروگرام کے علاوہ عید الضحیٰ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آخری پیغام شائع کر کے لیگوس اور نائیجیریا کی دیگر جماعتوں میں تقسیم کروایا۔ بچوں کے لئے ایک اسلامی کتاب لکھی۔ جس کا یوروبا میں ترجمہ کروا کے چھپوایا گیا۔ ارادہ ہے کہ سکول کے بچوں کے لئے ایک سیٹ تیار کیا جائے۔ جس میں تدریجاً اسلامی تعلیم درج کی جاوے۔ چنانچہ یہ کتاب اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔ چونکہ ایسی کوئی کتاب یہاں موجود نہیں ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ تمام مسلم سکول اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ یہ بھی کوشش کی جائے گی۔ کہ اس کتاب کو محکمہ تعلیم سے منظور کروایا جائے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ اس کتاب کو مسلمان بچوں کے لئے مفید ثابت کرے۔ آمین۔

ایک افریقی لسٹپ کے بعض لیکچر ایک کتاب کی صورت میں شائع ہوئے ہیں۔ اس کتاب کا نام ہے "مسیح یا محمدؐ" خاکسار نے اس کتاب پر مفصل تبصرہ لکھا۔ اور اس کو بعنوان "محمدؐ اور مسیح" اشاعت کے لئے دیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ اس تبصرہ کے ذریعہ لسٹپ کی باتوں کی قلعی کھل سکے گی۔

مغربی نائیجیریا میں سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والے مقامی حاکم "الافین آف ردیو" لیگوس تشریف لائے۔ میں جب گذشتہ سال اویو ایک مسلم کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے گیا تھا۔ تو ان صاحب کا مہمان ٹھیرا تھا۔ اب ان کے یہاں آنے پر ان کو جماعت کی طرف سے ایک تحفہ دیا گیا۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

رہا شدہ قیدیوں کی بہبودی کے لئے یہاں ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس میں افریقی کے علاوہ یورپین لوگ بھی شامل ہیں۔ خاکسار نے بھی اس انجمن کے اجلاس میں شرکت کی۔ حال ہی میں اس انجمن نے مجھے مجلس عاملہ کا رکن بننے کی دعوت دی تھی۔ لیکن میں نے اپنی عنقریب پاکستان واپسی کے پیش نظر ان کی اس دعوت کو قبول کرنے سے معذوری کا اظہار کر دیا ہے۔ اس انجمن کی حمایت میں خاکسار نے ایک اخبار میں مضمون لکھا۔

احمدیہ لٹریچر کی فروخت کے لئے ایک ایسے دکاندار اور پریس کے مینجر سے گفتگو کی جو اسلامی کتب کی فروخت میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ چنانچہ اب وہ صاحب ہماری کتابیں بھی فروخت کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات مصنفہ جناب عبد الرحیم صاحب درد ایم۔اے کی کافی مانگ ہے۔ لیکن اس وقت ہمارے پاس اس کی کوئی کاپی موجود نہیں۔

اٹے کی مسجد کے مقدمہ کے فیصلے سے احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ یہ مقدمہ تو صرف ایک مسجد کے لئے تھا۔ اور مخالفین کی طرف سے دائر تھا۔ لیکن اب جبکہ اس کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو چکا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ باقی تمام جائیداد جس میں کئی مساجد اور ایک دو سکول شامل ہیں۔ ان کے متعلق مقدمہ کر کے یہ تمام جائیداد مخالفین سے واپس حاصل کی جائے۔ احباب کرام کی پُردرد دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ان جائیدادوں کی واپسی نہ صرف ملکیت کے لحاظ سے ہمیں مفید رہے گی۔ بلکہ تبلیغی طور پر بھی اس کا بہت اچھا اثر رہے گا۔ انشاء اللہ۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف موضوعات پر مختلف اخبارات میں خاکسار کے پانچ خطوط شائع ہوئے۔ ایک اخبار میں فضل عمر احمدیہ سکول کے افتتاح کی خبر شائع ہوئی۔ دو مضامین چھپے۔ اور ایک اخبار نے مخالفانہ اداریہ لکھا۔ اختصار کے ساتھ کارگذاری پیش کرنے کے بعد تمام احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ احمدیت کو جلد از جلد ترقیات عطا کرے۔ آمین۔

پروگرام دورہ مبلغین

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مکرم گیانی عباد اللہ صاحب اور مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سلسلہ نشر و اشاعت مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کریں گے۔ امید ہے۔ کہ احباب جماعت ان سے تعاون کریں گے اور فائدہ اٹھائیں گے۔

نمبر	مقام	تاریخ		دن
(۱)	ڈسکہ	۱۰ فروری ۱۹۵۰ء	بروز	جمعہ
(۲)	سمبڑیال	۱۱ فروری ۱۹۵۰ء	"	ہفتہ
(۳)	سیالکوٹ شہر	۱۲، ۱۳ فروری "	"	اتوار سوموار
(۴)	سیالکوٹ چھاؤنی	۱۴ فروری "	"	منگل
(۵)	نارووال	۱۵ فروری "	"	بدھ
(۶)	بدوملہی	۱۶ فروری "	"	جمعرات
(۷)	گھٹیالیاں	۱۷ فروری "	"	جمعہ
(۸)	چندر کے منگولے	۱۸ فروری "	"	ہفتہ
(۹)	دانہ زیدکا و مضافات	۱۹، ۲۰، ۲۱ فروری ۱۹۵۰ء		اتوار، سوموار، منگل
(۱۰)	چونڈہ باجوہ	۲۳ فروری ۱۹۵۰ء	بروز	جمعرات
(۱۱)	پسرور	۲۴ فروری "	"	جمعہ
(۱۲)	شکر گڑھ	۲۶ فروری	"	اتوار

(ناظر دعوت و تبلیغ)

اذکروا موتاکم بالخیر

چوہدری چھجو خانصاحب مرحوم

(ازمکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ پاکپتن)

چوہدری چھجو خانصاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ سڑوعہ۔ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیار پور بعمر ۷۵ سال مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم خاکسار راقم الحروف کے حقیقی ماموں تھے اور وہ مجھ سے بہت پیار و محبت اور احسان کا سلوک کیا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد افادۂ عام کے لئے مختصراً ان کی زندگی کے حالات قلمبند کرتا ہوں

پیدائش مرحوم ۱۸۷۴ء میں بمقام سڑوعہ پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد کا نام بلند خاں تھا اور آپ کی والدہ کا نام مسماۃ خیراں تھا۔ آپ سڑوعہ کے راجپوت خاندان کے مورث اعلےٰ درگو خاں کے بیٹے لعل خاں عرف لالے کی اولاد میں تھے۔

شادی طالبعلمی کے زمانہ میں ہی آپ کی شادی سڑوعہ کے راجپوت خاندان کے مورث اعلےٰ درگو خاں کے بڑے بیٹے قیام خان کی اولاد میں چوہدری محمد بخش کی دختر مسماۃ دولت بی بی (مرحومہ) سے ہوئی تھی۔ وہ بھی آپ کے احمدی ہونے پر احمدی ہوگئی تھیں۔ موصیہ تھیں مرحوم کی ہدایت کے ماتحت آپ کی زوجہ نے ایک لمبی مدت قادیان شریف میں گذاری۔ اور اولاد کی دینی تعلیم و تربیت کرتی رہیں۔ آپ کی زوجہ ۱۹۴۵ء میں وفات پائی اور مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئیں)۔

اولاد آپ کے ہاں تین بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ ایک بیٹا اور بیٹی چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ باقی سب کی شادی ہوچکی اور ان کی اولاد بھی موجود ہے

ملازمت مرحوم ریاست جموں وکشمیر میں بطور فارسٹر محکمہ جنگلات میں ملازم تھے۔ اگرچہ آپ نے ڈیرہ دون میں محکمہ جنگلات کی تعلیم حاصل نہ کی تھی تاہم رینجر کا عہدہ حاصل کیا مرحوم نہایت ذہین و فہیم اور زیرک واقع ہوئے تھے۔ اپنے فرائض منصبی کو نہایت عمدگی اور محنت اور دیانتداری سے سرانجام دیتے رہے بالآخر ۱۹۲۹ء میں پنشن یاب ہوکر ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔

رغبت مذہب: ملازمت کے دوران میں جبکہ آپ کی عمر ۲۵ سال تھی اور آپ مظفر آباد ریاست کشمیر کے علاقہ میں تعینات تھے۔ آپ میاں خیر اللہ صاحب ساکن مکوٹ ملے اور ان کے مرید ہو گئے۔ پہلے آپ مونچھیں رکھا کرتے تھے اور داڑھی منڈوایا کرتے تھے۔ مگر میاں صاحب موصوف کی صحبت کے اثر سے شریعت کے مطابق داڑھی اور مونچھیں رکھنے لگے۔ اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔ ہر وقت عبادت وریاضت اور ذکر وفکر الٰہی میں مشغول نظر آتے تھے میری عمر اس وقت ۱۰ سال کی تھی لیکن میں اس عمر میں آپ کی حالت پر نظر کرکے محسوس کرتا تھا کہ آپ دنیا سے دل برداشتہ ہوگئے ہیں اور آخرت کی تیاری میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ کتاب دعا گنج العرش جیب میں اور تسبیح ہاتھ میں رکھا کرتے تھے۔ درود شریف کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی تلاش میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کی محبت میں زار زار رونے لگ جاتے تھے تقویٰ طہارت اور صدق وصفا پر عمل پیرا تھے۔ قرآن کریم اور اسلامی کتب کا مطالعہ شروع کر دیا ہوا تھا۔ مجھ سے میری اوائل عمر میں نماز کی سورتیں سنا کرتے اور اصلاح کیا کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھ سے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ پوچھا۔ اور مجھے نہ آیا تو میں نہایت شرمندہ ہوا۔ چنانچہ میں نے سورہ فاتحہ کا ترجمہ یاد کرکے آپ کو سنا دیا۔ انہی ایام میں مجھ پر آپ کے عملی نمونہ کے گہرے نقوش قائم ہو چکے تھے جو کہ اب تک قائم ہیں۔

سڑوعہ میں جماعت احمدیہ کا قیام

۱۹۰۱ء میں سڑوعہ میں جماعت احمدیہ قائم ہوگئی۔ اور چوہدری غلام قادر صاحب ولد حاکم خاں کی تبلیغ سے داروغوں کا خاندان احمدی ہوگیا۔ پھر اور لوگ بھی احمدی ہوگئے۔ پرانی مشرقی مسجد مسجد احمدیہ ہوگئی اور پرانی مغربی مسجد مسجد اہل سنت والجماعت ہوگئی۔ جماعت احمدیہ کا چرچا بڑھنے لگا ۱۹۰۴ء میں جبکہ میری عمر پندرہ سولہ سال تھی۔ بلحاظ ایمان میں احمدی تھا مگر ابھی تک بیعت نہ کی تھی۔ احمدی دوست مجھے مسجد احمدیہ میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے لے گئے مگر میرے رشتہ دار مجھے مسجد احمدیہ سے جبراً اٹھا کر لے گئے۔۔

اس واقعہ کے بعد سڑوعہ میں حارفہ طاعون پڑی۔ میرے خاندان کے ۸ اکس آدمی فوت ہوگئے۔ ان میں میرا والد اور چچا بھی فوت ہوئے مگر احمدی جماعت طاعون سے محفوظ رہی۔ حالانکہ گاؤں کے درمیان میں ان کی آبادی تھی۔ اور گاؤں میں ۲۰ سے ۲۵ تک ہر روز مرتے تھے۔ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام انی احافظ کل من فی الدار اپنی پوری شان سے پورا ہوا۔

یوں چوہدری چھجو خانصاحب مرحومؓ اس وقت عزیزاحمدی متوفی عزا پرسی کے لئے سڑوعہ آئے۔ یہ واقعہ نماز جمعہ کا ان کو علم ہوا۔ وہ مجھ سے احمدیت کے بارہ میں معقول طور پر گفتگو کرنے لگے مگر جبروتشدد سے کام نہ لیا۔ میں نے اپنی سمجھ کے مطابق ان کو جواب دیئے تھے۔ چونکہ آپ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے مرید اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برخلاف تھے اس لئے ماموں صاحب جماعت احمدیہ سڑوعہ اور لنگڑوعہ سے بحث مباحثہ کرتے ہوئے پائے گئے۔

قبول احمدیت مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ غیر احمدیت کی حالت میں میرا منتہائے نظر اللہ تعالےٰ کی ملاقات تھا۔ اور میں خیال کیا کرتا تھا کہ اگر مجھے اللہ تعالےٰ نہ ملے تو پھر مجھے ذکر الٰہی اور عبادت الٰہی کا کیا فائدہ ہے چنانچہ میں اس ذات باری تعالےٰ کی تلاش میں سرگرداں اور حیران پھرا کرتا تھا اور آستانۂ الوہیت پر رو رو کر اور گڑگڑا کر اور چلا کر دعا کرنے کا عادی تھا۔ چنانچہ میں نے آپ کو اسی حالت میں اشکبار ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

دسمبر ۱۹۰۸ء کا ذکر ہے کہ آپ شوپیاں ریاست کشمیر میں تعینات تھے اور تحصیل شوپیاں کے نزدیک ایک مشہور بزرگ سید قمر شاہ صاحب کا مزار ہے مرحوم ایک رات اس مزار کی زیارت کے واسطے گئے اور وہاں کثرت سے ذکر الٰہی کیا جب نیند نے غلبہ کیا تو وہیں سو گئے اور رویا دیکھا کہ صاحب مزار ایک بزرگ صورت وسیرت میں سامنے کھڑے ہیں۔ اور میرے پہلو میں ایک اور بزرگ ہیں۔ صاحب مزار نے اس دوسرے بزرگ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ مرزا صاحب ہیں جن کو اہل بیت سے بہت محبت ہے۔

مرحوم فرماتے کہ میں بیدار ہوگیا۔ لیکن میرے دل پر رویا کا گہرا اثر تھا۔ پہلے میں خیال کیا کرتا تھا کہ احمدی جماعت کو اہل بیت سے محبت نہیں۔ مگر اس رویا سے میرا یہ خیال جاتا رہا۔ پھر فرماتے کہ میں اس رویا کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف اور بھی جھکا۔ اس کے حضور رو رو کر دعا کی کہ مجھے صراط مستقیم دکھایا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے میری دستگیری فرمائی اور مجھے حسب ذیل فقرہ الہاماً زور سے سنائی دیا یعنی

"مرزا اسلام کا عظیم الشان درخت ہے اور یہ (یعنی اسلام) پہلے ایک جھنڈ سا رہ گیا تھا"۔

پنجابی میں جھنڈ کسی درخت کے تباہ ہوجانے کے بعد جو حصہ زمین سے لگا ہوا باقی رہ جاتا ہے اسے کہتے ہیں۔

مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ اس الہامی آواز کے سننے کے بعد میرے جملہ شکوک جو حضرت مرزا صاحب کی نسبت ہوا کرتے تھے کافور ہوگئے۔ اور میں اس سوچ میں پڑ گیا کہ آیا میں ایک شخص (یعنی اپنے پیر) کی اتباع کروں یا اللہ تعالےٰ کے فرمودہ کی؟ اور بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ اللہ تعالےٰ کی اتباع کرنا لازمی ہے۔ اس پر میں ناسنور گاؤں واقعہ کشمیر میں حاجی عمر ڈار احمدی کے پاس گیا۔ حاجی صاحب نے مجھے ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات اسلام اور براہین احمدیہ کتب مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مطالعہ کیلئے دیں۔ مرحوم فرمایا کرتے کہ میں جوں جوں ان کتب کا مطالعہ کرتا میرا ایمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بڑھتا جاتا۔ ایک موقعہ پر میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکا۔ اور بستی کو چھوڑ کر جنگل میں چلا گیا۔ جہاں مجھے یقین ہوگیا کہ اردگرد کوئی شخص نہیں تب میں چلا کر اونچی آواز سے رویا اور خدا کے حضور گر گیا کہ میں نو بجے تک خطا کار ہی رہا تب میرا دل سکینت اور اطمینان سے بھر گیا۔ اور میں نے دسمبر ۱۹۰۸ء میں بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی بیعت کی

میں نے مرحوم کی قبولیت احمدیت کا یہ ماجرا آپ سے کئی مرتبہ سنا ہوا تھا۔ مگر کسی صاحب نے ربوہ کی جھونپڑی میں وفات سے ایک دن قبل والی رات میں آپ سے سوال کر دیا کہ آپ کس طرح احمدی ہوئے تھے تب آپ نے اونچی آواز میں مسلسل ایک گھنٹہ تقریر کی اور ان سب واقعات کو تفصیلاً بیان کیا۔ اور ایسا کہ گویا مجھے یہ ماجرا یاد دلا رہے ہیں۔

خود بیعت کرنے کے بعد مرحوم نے مجھے خط لکھا کہ آپ مرزا صاحب پر ایمان لائے میں سچے تھے اب آپ بھی بیعت کرلیں۔ میں نے آپ کو لکھا کہ آپ کے وہ دلائل کہاں گئے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں استعمال کیا کرتے تھے؛

بالآخر جلد ہی ۱۹۰۹ء کے شروع میں خاکسار نے بھی بذریعہ خط وکتابت حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت کرلی۔۔ اور پھر ہم دونوں نے بہت جلد قادیان محبوب دیار میں جاکر حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (باقی)

تبلیغ کی اہمیت اور ضرورت

(از مکرم شیخ مبارک محمود دیانی پتی ربوہ)

جب دنیا میں فسق و فجور بڑھ جاتا ہے خدا کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹ جاتی ہے شیطان پوری طرح غالب آجاتا ہے۔ قومیں ضلالت اور گمراہی کے عمیق غار میں جا گرتی ہیں۔ اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہوتا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تمام برائیاں دور کر دے۔ ان قوموں کو جو صراط مستقیم سے ہٹ کر شیطانی راہوں پر گامزن ہوتی ہیں ایک بار پھر ان ظلمت کے پردوں سے نکال کر نور کے سانچے میں ڈھال دے۔ اس مقصد کے لئے وہ اپنے کسی پیارے بندے کو اس دنیا میں بھیجتا ہے کہ جا اور جا کر لوگوں کو گمراہی سے نکال اور تقویٰ کی راہوں پر چلا۔ دلوں کو تو اللہ تعالیٰ ہی بدل سکتا ہے۔ اس کا رسول تو صرف ایک پیغامبر ہی ہوتا ہے۔ جو اس کی ہدایت کو لوگوں تک پہنچا دیتا ہے۔ اس کے مبعوث کرنے کا مقصد ہی صرف اتنا ہوتا ہے کہ جو آیات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے اس پر نازل کرے وہ لوگوں تک پہنچا دے اس سے آگے اس کا کام نہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرماتا ہے کہ اے رسول جو کچھ تجھ پر تیرے رب کی طرف سے نازل ہو تو اسکو لوگوں تک پہنچا دے۔ اگر تو ایسا نہیں کرتا تو گویا تو نے رسالت کے فرائض کو ہی سرانجام نہیں دیا۔ گویا نبی کے آنے کا مقصد ہی صرف اتنا ہے کہ وہ خدا کے پیغام کو دنیا تک پہنچا دے۔ خواہ دنیا مانے یا نہ مانے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی ہی کے لئے نہیں بلکہ ہر شخص کے لئے ہے۔ جس نے نبی کی آواز سنی اور اس پر ایمان لایا۔ اس کا یہ فرض ہے۔ جو دنیا کے تمام فرضوں سے زیادہ اہم اور ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہر وہ پیغام جو نبی کے منہ سے سنے اسے لوگوں تک پہنچا دے اسی کا نام تبلیغ ہے۔ سو تبلیغ ایک مقدس فریضہ ہے۔ جس کو بجا لانا ہر صاحب ایمان کا فرض ہے۔

اس زمانہ میں بھی جب لوگوں نے قرآن کی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ فرعونی طاقتیں اپنے پورے ساز و سامان لے کر اسلام کو دنیا سے مٹانے پر تل گئیں اور اس میں انہوں نے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان لوگوں کی طرف بھیجا اور فرمایا۔ جا اور جا کر ہمارا پیغام لوگوں کو سنا دے۔ تو ہمارے پیغام کو دنیا تک پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہ کر۔ اس کے بعد دلوں کو پھیرنا ہمارا کام ہے۔ دنیا بیشک تیری بات نہیں مانے گی۔ تیری باتوں کا تمسخر اڑائے گی تجھے ذلیل کرنے کی بھی کوشش کرے گی۔ لیکن تجھے اس سے کیا۔ تو اپنے فرض کو نبھائے چلا جا۔ اس کے بعد ہمارا کام ہے کہ ہم ان لوگوں کو جو تجھے ذلیل کرنا چاہتے تھے۔ ذلیل کر دیں۔ ہمارا کام ہے کہ ہم ایک دنیا کو تیری طرف رجوع کر دیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

لیکن یہ سب کچھ اسی وقت ہوگا۔ جب تو اپنے فرض میں کوئی کوتاہی نہ کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا فرض ادا کر گئے۔ خدا یقیناً بڑے زور آور حملوں سے احمدیت کی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔ حضور علیہ السلام کے بعد ہم پر بھی یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ ہم اسی فرض کو جو آپ کے ذریعے سے ہمیں سونپا گیا ہے۔ احسن طریق سے سرانجام دیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ احمدیت کا غلبہ بہر حال دنیا پر ہو کر رہیگا۔ یہ درست ہے کہ دنیا کو احمدیت کے آگے سر جھکانا پڑے گا۔ لیکن اگر ہم اپنے فرض کو پوری طرح ادا نہیں کرتے تو پھر ہم اس انعام کے بھی مستحق نہیں ہوں گے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو کھڑا کر دے گا۔ جو تبلیغ کے فرض کو پورا کر کے خدا تعالیٰ کے انعام کے حقدار ہونگے احمدیت تو بہر حال ترقی کرے گی خواہ ہم تبلیغ کریں یا نہ کریں۔ خواہ ہم خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچائیں یا نہ پہنچائیں اور بہر حال کچھ نہ کچھ لوگ ہونگے۔ جو اس انعام میں سے حصہ پا لیں گے۔ تبلیغ تو انسانوں کو ہی کرنی ہے۔ فرشتے تو آسمان سے اتر کر تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ہاں انسانوں کی تبلیغ کے بعد بے شک فرشتے گمراہ لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف مائل کر سکتے ہیں۔

بمفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست این بہر حالت شود پیدا

اور یہی ہماری کامیابی ہے۔ یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

جلسہ سالانہ ۵۹ء کے موقع پر سلسلہ میں داخل ہونیوالے اصحاب

جلسہ سالانہ کے موقع پر ۱۱۸۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ نومبائعین کے اسماء کی فہرست درج ذیل ہے۔ امراء پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے متعلقہ کو چاہیئے کہ وہ نومبائعین کو جماعتی نظام میں شامل کریں۔

(انچارج بیعت ربوہ)

نمبر شمار	نام	ولدیت	قوم	عمر	سکونت	ڈاکخانہ	ضلع	جماعت	ذریعہ
۱	ظہیر الدین صاحب	ملک فضل محمد صاحب	کاکڑ زئی افغان	۱۸ سال	محلہ گوپال پورہ	سانگلہ ہل	شیخوپورہ	سانگلہ	
۲	محمد رمضان ”	حاکم الدین ”	کمہار	۴۰ ”	چک ۳م ۵	چک ۵۴۹	ملتان	چک ۳م ۵	محمد اسمٰعیل صاحب خلوانی
۳	محمد عمر ”	فقیر محمد ”	بھٹی	۲۲ ”	گنج مغلپورہ گلی نمبر ۲۲	خاص	لاہور	گنج مغلپورہ	
۴	عبدالحق ”	محمد اکبر ”	مغل	۶۵ ”	ڈیرہ اسمٰعیل خان	”	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ڈیرہ اسمٰعیل خان	
۵	غلام حسین ”	دین محمد ”		۱۸ ”	دیوان سنگھ والا	ہیڈ ورکس سندھنئی	ملتان	دیوان سنگھ والا	محمد آمین صاحب دیہاتی مبلغ
۶	سردار محمد ”	محمد ابراہیم ”	جھبور	۱۵ ”	”	”	”	”	”
۷	اللہ بخش ”	پہلوان ”	جوئیہ	۳۰ ”	شیخوپورہ	”	”	”	”
۸	سعادت ”	محمد مراد ”	”	۴۰ ”	”	”	”	”	محمد عبداللہ صاحب
۹	اللہ یار ”	نمازی ”	بھٹی	۳۰ ”		”	”	”	پریذیڈنٹ
۱۰	چوہدری نور محمد صاحب	حافظ حاکم علی صاحب	آرائیں	۲۲ ”	بنجور چک ۶	منڈی بنڈہ	لائلپور	گوکھووال نزد لائلپور	سید محمد آمین شاہ صاحب دیہاتی مبلغ
۱۱	سکندر خان صاحب	عمر خان صاحب	سیانی بلوچ	۲۱ ”	لنڈن شادن	خاص	ڈیرہ غازیخان	لنڈ شادن	غلام حیدر خان صاحب ٹیچر لنڈ شادن
۱۲	اسحاق احمد ”	محمد سلیم ”	آرائیں	۱۷ ”	لودھراں	”	ملتان	لودھراں	کریم بخش صاحب لودھراں
۱۳	محمد حسین ”	اسمٰعیل ”	ترکھان	۱۹ ”	ہسادی	سورنگ	سیالکوٹ	پیرو چک	
۱۴	قریشی رشید احمد ”	فضل احمد ”	قریشی	۲۶ ”	جھنگ	خاص	جھنگ	جھنگ	
۱۵	برکت علی ”	جیون خان ”	جاٹ	۴۸ ”	نگھیانہ	”	”	نگھیانہ	
۱۶	عبدالحمید ”	برکت علی ”	”	۱۸ ”	”	”	”	”	ماسٹر دوہا دے خان صاحب
۱۷	محمد یوسف ”	برکت علی ”	”	۱۳ ”	”	”	”	”	
۱۸	محمد انور سلیم ”	محمد ابراہیم ”	راجپوت	۱۸ ”	بوہڑ دروازہ ملتان	”	ملتان	ملتان	
۱۹	محمد اسماعیل ”	نبی بخش ”	”	۲۷ ”	چک ۱۲۰ پنڈوری	چک ۱۱۹ جھمبر	شیخوپورہ	چک ۱۱۷ R-B	
۲۰	مرغوب احمد ”	عبدالکریم ”	ارائیں	۲۵ ”	لائلپور	خاص	لائلپور	لائلپور	
	وزیر محمد ”	پیر بخش ”	”	۳۶ ”	چک ۳۶ ب ج	شبور	منٹگمری اوکاڑہ	اوکاڑہ	
۲۲	کرم الٰہی صاحب	نور الٰہی ”	اعوان	۴۰ سال	کرولی پیر آلوال	خاص	جہلم	دوالمیال	
۲۳	جلال ”	شمشیر ”	چدھڑ	۳۰ ”	احمد آباد	خاص	جھنگ	چنیوٹ	

(باقی)

احمدیت کو قبول کرنے اور حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا واحد مقصد یہی ہے کہ اس پیغام کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے کر دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ دنیا کے آخری کونوں تک پہنچا دیں اور پہنچاتے رہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ہم سے خوش ہو اور ہم ہی اس کے فضلوں کے وارث بنیں ہمارے ہی ذریعے احمدیت ترقی کرے اگر ہم نے ایسا نہ کیا۔ اپنے فرض کو پوری طرح نہ نبھایا۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کچھ اور لوگوں کو پیدا کر دے گا۔ جو ہماری جگہ لے لیں گے اور ہم دنیا میں بھی ذلیل ہوں گے اور آخرت میں بھی۔ ہمارا ٹھکانہ نہ دنیا میں ہوگا نہ آخرت میں (خدا نہ کرے ایسا)

پس آیئے ہم اپنے فرض کو سمجھیں۔ اور اس کو پوری طرح ادا کرنے کی کوشش کریں۔ خواہ اس کوشش میں ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے اسکے بعد ہم دنیا میں بھی اللہ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔ اور آخرت میں بھی اس کے سامنے سرخرو ہوں گے۔

اے خدا ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

جب آگ لگ رہی تھی

اگست ۱۹۴۷ء میں جو لوگ مشرقی پنجاب میں تھے۔ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ کس طرح بے کسی اور بے بسی کے عالم میں .... مسلمانوں کو اپنے گھروں سے زبردستی نکالدیا گیا۔ اور اکثر مسلمان جو اچھی جائدادوں کے مالک تھے۔ اور کافی رقوم نقد رکھتے تھے۔ جب اپنے گھروں سے نکلے تو خالی ہاتھ تھے۔ ہمارے بعض بھائیوں کے ساتھ بھی ایسا ہوا۔ لیکن جن بھائیوں نے اپنا روپیہ امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ میں رکھا ہوا تھا۔ ان کا وہ تمام روپیہ بالکل محفوظ صورت میں پاکستان میں آگیا۔ اور یہاں انہیں کوئی تکلیف نہیں جب انھوں نے دفتر محاسب سے روپیہ طلب کیا۔ اسی وقت روپیہ انہیں مل گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں۔ جلسہ سالانہ گذشتہ کے موقع پر فرمایا:۔

"........ امانت صدر انجمن احمدیہ کی برکت کو تو آپ نے دیکھ ہی لیا ہے۔ یہاں روپیہ جمع کرانے کی وجہ سے گذشتہ فسادات میں ہزاروں احمدیوں کا روپیہ بچ گیا ہے۔ جو لوگ امانت صدر انجمن احمدیہ کے پاس روپیہ رکھواتے تھے۔ ان کی ساری کی ساری رقمیں محفوظ رہی ہیں۔ مثلاً اگر کسی شخص نے پانچ ہزار روپیہ امانت میں رکھوایا تھا تو اسے پانچ ہزار کا پانچ ہزار ہی مل گیا ہے۔ اور ادھر آکر اس نے مختلف تجارتیں یا دیگر کاروبار کامیاب طور پر چلا لئے ہیں۔ لیکن جنہوں نے امانت میں روپیہ نہیں رکھوایا تھا۔ بلکہ نفع خاطر کسی اور شخص کو دیا ہوا تھا۔ اور وہ کہتے تھے۔ کہ ہمیں پچیس ۲۵ فی صدی منافع ملے گا۔ ان کو نہ پچیس فی صدی" منافع ملا۔ اور نہ اصل رقوم ہی ملیں۔ پچیس فی صدی نفع لیتے لیتے ان کی اصل رقوم بھی ضائع ہو گئیں"

آپ اپنا روپیہ **امانت فنڈ** صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ دفتر محاسب میں جمع کروائیں۔ آپ کا روپیہ جس وقت آپ فرمائیں گے۔ اسی وقت واپس ادا ہوگا۔ اگر آپ باہر ہوں۔ اور اپنا روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ طلب کریں گے۔ تو صدر انجمن احمدیہ اپنے خرچ پر آپ کا مطلوبہ روپیہ آپ کو فوراً بھجوا دے گی۔

نظارت بیت المال

سنہ ۱۹۵۰ء میں بیرونی ممالک سے واپس آنیوالے مبلغین

(وکالت تبشیر ربوہ) ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل مبلغین کو واپس آنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان میں سے اکثریت ایسے مبلغین کی ہے۔ جنہیں چندماہ کی رخصت دی گئی ہے۔ رخصت گزارنے پر وہ واپس اپنے علاقہ تبلیغ میں چلے جائیں گے۔ حضور پُرنور کی تاکیدی ہدایت ہے کہ سب مبلغین کو باری باری رخصتیں دی جائیں۔ اس سلسلہ میں ضروری انتظامات وکالت تبشیر کر رہی ہے۔

نمبر شمار	نام مبلغ	کس ملک سے آرہے ہیں	آمد کا متوقع وقت
۱	مولوی غلام احمد صاحب بشیر مولوی فاضل	ہالینڈ سے	فروری سنہ ۱۹۵۰ء
۲	" غلام رسول صاحب " "	انگلستان سے	"
۳	چوہدری محمد اسحاق صاحب ساقی	"	"
۴	مولوی نور الحق صاحب انور مولوی فاضل	یوگنڈا (مشرقی افریقہ) سے	شروع مارچ سنہ ۵۰ء
۵	مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی بی۔ اے	نائیجیریا (مغربی افریقہ) سے	آخر مارچ "
۶	مولوی عبدالحق صاحب ننگلی	گولڈ کوسٹ "	" "
۷	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل	سیرالیون "	" "
۸	مولانا رحمت علی صاحب مولوی فاضل	انڈونیشیا سے	مارچ سنہ ۱۹۵۰ء
۹	مولوی غلام حسین صاحب ایاز " "	سنگاپور سے	آخر مارچ سنہ ۱۹۵۰ء
۱۰	چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی	انگلستان سے	جولائی سنہ ۱۹۵۰ء
۱۱	چوہدری عنایت اللہ صاحب	مشرقی افریقہ سے	اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء
۱۲	حافظ قدرت اللہ صاحب مولوی فاضل	ہالینڈ سے	"
۱۳	چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر	سپین	عنقریب

نوٹ:۔ آنے والے مبلغین حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے علاقہ سے روانگی اور کراچی آمد اور ربوہ پہونچنے کے پروگرام سے کافی وقت قبل وکالت تبشیر اور کراچی اطلاع دیں۔ تا ضروری انتظامات کرنے میں آسانی رہے۔

ربوہ پہونچنے پر وکالت تبشیر سے اپنی رخصت اور on duty in pakistan کا ضروری پروگرام حاصل کریں۔ چونکہ ان میں سے اکثر مبلغین رخصت کا عرصہ ختم ہونے کے بعد واپس جائیں گے لہٰذا آنے والے مبلغین اپنے طبی سرٹیفکیٹ اور پاسپورٹ ہر طرح مکمل کرکے ساتھ لادیں۔ تا پاکستان کے عرصہ قیام میں انہیں ان چیزوں کی تیاری میں دقت نہ ہو۔

(شیخ مبارک احمد نائب وکیل التبشیر ربوہ)

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے کماحقہ تبلیغ کی طرف توجہ نہیں کی۔ اگر ہم میں سے ہر خادم تبلیغ کرے اور باقاعدہ تبلیغ کرے۔ پیغمبروں کی طرح تبلیغ کرے۔ ایک درد کو لے کر تبلیغ کرے اور ہمارے محسن ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد بھی نام کا مسلمان نہ رہے۔ تو یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ مسلمان جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدار ہیں اسلام کے سچے ہمدرد اور خیرخواہ اور محافظ یعنی اس زمانہ کے ماموز من اللہ سے دشمنی کریں۔ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان ایک دیوار حائل ہے۔ جب تک ہم اس دیوار کو نہیں توڑیں گے ہم مسلمانوں کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے جھنڈے کے نیچے جمع نہیں کرسکتے۔ وہ دیوار تعصب کی دیوار ہے۔ اٹھیئے اپنی نیندوں کو حرام کرکے اپنے آراموں کو الوداع کہہ کر ایک نہ مٹنے والا جوش سینہ میں دبا کر امت محمدیہ کی خدمت کیجئے۔ پیار سے ہمدردی سے ان کو پیغام احمدیت پہونچایئے۔ آپ کا فرض ہے کہ ہر مسلمان کو پھر نئے سرے سے مسلمان بنائیں۔ جب تک ہر مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی متبع نہیں بن جاتا۔ اس وقت تک کوئی خادم اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔ اپنے فرض کو نہ بھولیئے خدا آپ کو کبھی فراموش نہ کرے گا۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بقیہ صفحہ اوّل: مصحفی کی غزل گوئی

ہوئے اس امر پر بھی خوشی کا اظہار فرمایا۔ کہ تعلیم الاسلام کالج کے طلباء نے بڑے غور کے ساتھ مقالہ سنا۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ شعبہ اردو کے انچارج خالد صاحب ایم۔ اے کی کوششوں سے ... طلبا میں زبان اُردو کے ساتھ دلچسپی اور اسے سمجھنے کے لئے صحیح ذوق پیدا ہو رہا ہے۔ آپ نے مختصر مگر جامع الفاظ میں مقالہ میں بیان کردہ خاص خاص نکات کی وضاحت فرمائی۔ اور بڑے دلنشین پیرایہ میں مصحفی کی شاعری کی خصوصیات واضح فرمائی ہیں۔

آخر میں معزز مہمانوں کی اعزاز میں ایک مختصر دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں یونیورسٹی کے بعض ارباب حل و عقد کے علاوہ اخبارات کے نمائندگان۔ کالج کے پرنسپل صاحب مجلس توسیع اردو کے کارپرداز ان الحجناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے بھی شرکت فرمائی۔

(نامہ نگار خصوصی)

یورپ میں اسلام (بقیہ صفحہ اوّل)

بہترین اور مخلص ترین دوست مسلمان ہیں ....

"سٹائیفن باخ سٹراسے! لفٹ آپ کو بلا کی تیزی سے چوتھی منزل پر پہنچا دیتا ہے۔ ایک برآمدہ میں باوقار طور سے دروازہ پر ایک چھوٹا سا بورڈ لگا ہوا ہے "نامر احمد مبلغ اسلام"۔ ایک نوجوان قد آور ہندوستانی سیاہ لباس میں ملبوس۔ بند گلا۔ باریک موثر ہاتھ۔ سیاہ چمکیلی آنکھیں۔ چھوٹی داڑھی۔ کشادہ مشرقی چہرہ۔ ایک سادہ کمرہ۔ ایک ٹائپ رائٹر۔ یورپین طلباء کے اندازپر آراستہ مطالعہ گاہ۔ ہر طرف جرمن زبان میں اسلام کے پروپیگنڈا پر مشتمل اشتہارات۔ ایک طرف قرآن کھلا پڑا ہے۔ اس کے ساتھ بائیبل بھی۔ نامر احمد ایک خاص اسلامی جماعت کا نمائندہ ہے۔ ایک مستقیم الرائے اسلامی تحریک جس کا مقصد ایک "روحانی جنگ مقدس" کو سلگانا ہے۔ یہ جماعت "صرف مشرقی لوگوں کو ہی اسلام کی طرف نہیں لائے گی ـــــ جن کا اسلام نام کا دین اور جن کا مذہب محض منہ کی باتیں ہے"۔ بلکہ یورپ کو بھی متزلزل کرے گی۔

"ایک عظیم الشان قصد ـــ ہمارے نزدیک ناممکن الحصول۔ لیکن نامر احمد کے نزدیک ممکن اور خدا کی تقدیر ہمارے لئے جو سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث ہے۔ وہ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مسیح نے صلیب پر وفات نہ پائی۔ بلکہ آپ واقعہ صلیب کے بعد ایک لمبے وقت تک مشرقی ممالک میں کام کرتے رہے۔ اور پھر ہندوستان میں طبعی وفات پائی۔ آپ کی قبر بھی دریافت ہوگئی ہے۔ اور اس قبر کی حفاظت و آرائش کی جارہی ہے۔ کیونکہ مسیح ایک بڑے نبی تھے۔ اور محمدؐ بھی اور خاص (محمدؐ) جو بعد میں کامل شریعت لائے۔

"سوئٹزرلینڈ میں ہی نہیں۔ بلکہ فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ اٹلی سپین اور برطانیہ میں بھی مسلمان مبلغ کام کررہے ہیں۔ جو سیلے۔ تربیت یافتہ نوجوان ہیں اپنے عظیم الشان مشن کی روح سے مملوء۔ نامر احمد نے ہمیں بتایا ہے۔ کہ بہت سے یورپین اسلام کو قبول کرچکے ہیں۔ جب میں نے یہ پوچھا کہ کیا آپ واقعی یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یورپ میں اسلام عیسائیت کی جگہ لے لیگا۔ تو نامر احمد نے مجھے جواب دیا "ہم خدا کے وعدوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اس نے ہمیں بتایا ہے۔ کہ نور اسلام یورپ کو بھی منور کرے گا۔ اور یورپین لوگ اس نور کی طرف دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں گے"۔

"اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے۔ لیکچر مباحثات انفرادی گفتگوؤں نیز اشتہارات اور کتب سے کام لیا جارہا ہے۔ ایک خوشنما رسالہ میں محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت سورج ہے۔ ہمیں اس نوجوان مبلغ کے اس مقدس جوش اور مخلصانہ عزم کو اہمیت دینی ہوگی۔ اگرچہ ہم اس کی باتوں سے اتفاق نہ کریں۔ لیکن اس کا وجود احترام طلب ہے اس کے اندر روح ہے یہ ذوق صلاحیت۔ علم اور ہمت رکھتا ہے۔ اس کا مقصد سہل الحصول نہیں"۔

ایران کے لئے روسی گیہوں

طہران ۳۰ جنوری۔ کچھ عرصہ قبل ایران نے روس سے ایک لاکھ ٹن گیہوں خریدنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اب یہ گیہوں ایران پہنچ گیا ہے۔

روسی مندوب اور ایرانی حکومت کے نمائندوں کے درمیان مزید مذاکرات ہوتے ہیں۔ جس میں بحیرہ کیسپین میں مچھلیوں کے متعلق ایرانی دعاوی پر گفت و شنید ہوئی۔ لیکن ان مذاکرات کی ترقی کے متعلق سرکاری طور پر ابھی کسی قسم کی اطلاع نہیں دی گئی (ا۔ستار)

بکریوں کی افزائش نسل کے انتظامات

لاہور ۳۱ جنوری: محکمہ ترقی حیوانات حکومت پنجاب کی طرف سے علاقہ ڈیرہ دین پناہ واقعہ تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں بکریوں کی نسل میں مزید ترقی کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے بکریوں کی مفید عام خصوصیت میں اصلاح و ترقی کے لئے ایک سکیم بھی منظور کی ہے۔ جو شدہ دودھ۔ گوشت اور روئیں ایسی گوناگوں خصوصیات جانوروں کی ایسی کسی دوسری نسل میں نہیں پائی جاتیں اس لئے بکریوں کی ترقی کے امکانات زیادہ روشن ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ بکریوں کی باقاعدہ اور خاص طور پر پرورش سے اس نسل کے عام اوصاف میں مزید ترقی ہوگی۔ (سرکاری اطلاع)